تبصرے

داڑھی کا وجوب | از حضرت مولانا محمد ذکریا صاحب شیخ الحدیث سہارنپور
چھوٹے سائز کے ۳۲ صفحات . کتابت و طباعت بہترین عکسی قیمت ۵۰ پیسے
پتہ :- کتب خانہ یحیوی . مظاہر العلوم . سہارنپور -

دین فطرت مذہب اسلام نے دنیا کو جہاں اور ہر شعبے میں ہدایات دی ہیں . وہیں انسان کی شکل وصورت چال ڈھال اور لباس کے متعلق بھی ہدایات دی ہیں . جن میں ایک ایک ہدایت ونصیحت میں حکمتوں اور مصلحتوں کے دفتر پوشیدہ ہیں . شریعت کے انہی احکام میں سے داڑھی کا مسئلہ بھی ہے - پرانے زمانے میں دنیا کا معمول جو بھی کچھ رہا ہو مگر اب ایک عرصہ سے دنیا میں داڑھیاں منڈانے کا رواج پڑ گیا ہے - اور دوسروں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی یہ وبا اب اس قدر پھیل گئی ہے کہ رفتہ رفتہ اب اس کا وبا ہونا ذہنوں سے نکل گیا ہے " کاروان کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا "

ایک شرعی حکم سے بے رخی اور روگردانی جیسی کچھ قابل افسوس ہے وہ تو ظاہر ہی ہے مگر حیرت اس پر ہے کہ ہمارے بھائی فکر وبصیرت سے کام لینا چھوڑ دیتے ہیں صرف دوسروں کی طرف دیکھتے ہیں - جب دوسروں نے داڑھیاں منڈائیں انھوں نے بھی منڈا دیں - جب انھوں نے آدھے کلوں تک داڑھی رکھی تو انھوں نے رکھ لی - اور اب کچھ دن سے پوری داڑھی رکھنے کا فیشن چل نکلا تو یہ بھی رکھنے لگے گویا یہ خود کوئی چیز نہیں - دوسری قوموں نے جو اپنے سامنے اپنی تہذیبوں کے

چراغ روشن کر رکھے ہیں یہ غریب بس اُن قوموں کا سایہ ہیں وہ جھکے یہ سایہ بھی جھک گیا اور جب وہ گرے تو ظاہر ہے کہ سایہ بھی کیسے سیدھا رہ سکتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ۔

ہمارے لئے کس قدر عبرت کا مقام ہے کہ خود ہمارے ملک میں ایسی قومیں بھی موجود ہیں۔ جو نہ ہمارا جیسا کامل دمکمل دین رکھتی ہیں نہ ہم سے زیادہ شاندار تاریخ ان کے پاس ہے نہ ہماری برابر تعداد رکھتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود اپنی تہذیب اپنے اصول اور شکل وصورت کی امتیازی شان کو اپنائے ہوئے ہیں اور نہ صرف اپنائے ہوئے ہیں بلکہ دوسروں سے منوائے ہوئے ہیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ بیاباں میں ایک خشک تنکے کی طرح ہوا کے ہر جھونکے کے ساتھ چل پڑتے ہیں۔

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیح شیخ
بتکدے میں برہمن کی پختہ زُناری بھی دیکھ

حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم نے اس رسالہ میں بڑے ہی موثر اور دل نشیں پیرائے میں اس سنتِ نبوی کی اہمیت واضح کی ہے۔ اس موقع پر جب کہ دلوں سے اس کی برائی دن بدن ختم ہوتی جارہی ہے اور گویا داڑھی رکھنے نہ رکھنے کا معاملہ خارج از بحث ہونے کو ہے۔ اس کی سخت ضرورت تھی کہ مسلمانوں ــ مسلم نوجوانوں کو ان کا یہ بھولا ہوا سبق پھر تازہ کرایا جائے اور انھیں اس کی اہمیت سے باخبر کیا جائے۔

اس رسالہ میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور صحابہ کرام کے آثار ومعمولات اور ائمہ اربعہ کے مسلک کا بیان ہے۔ اور دوسری فصل میں علماء ومشائخ کے اقوال اور جن حضرات نے اس موضوع پر لکھا ہے۔ ان کے اقتباسات درج ہیں۔

حضرت مولف زید مجدہم نے ایک جگہ صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے۔

" یہاں ایک امر نہایت اہم اور قابل تنبیہ یہ ہے کہ بہت سے حضرات ایسے ہیں

جو داڑھی منڈانے کو تو معیوب سمجھتے ہیں۔ اور اس سے بچتے بھی ہیں۔ لیکن داڑھی کے کم کرنے اور کترانے کو معیوب نہیں سمجھتے۔ حالانکہ شریعتِ مطہرہ میں جس طرح داڑھی رکھنے کا حکم ہے اسی طرح اس کی ایک مقدار بھی متعین ہے۔ چنانچہ اس سے کم رکھنا شرعاً معتبر نہیں ہے اور وہ مقدار ایک قُبضہ (مٹھی) ہے اس سے کم کرنا۔ بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک ناجائز اور حرام ہے۔

یہ بات ذرا محل تامل ہے کہ مقدار قبضہ (مٹھی) سے کم رکھنا شرعاً غیر معتبر اور حرام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے داڑھی کا حکم دینا اور ایک غیر ملکی جس کی داڑھی منڈی ہوئی تھی کے سامنے داڑھی رکھنے اور اس کے بڑھانے کو امر الٰہی کہنا تو ثابت ہے مگر مقدار کے سلسلہ میں آپؐ سے کوئی صریح حکم ثابت نہیں نہ کسی صحابی سے اس کی وضاحت منقول ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ ثابت ہے کہ وہ حج کے موقع پر ایک مٹھی سے زائد کو کٹوا دیتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ کے اس عمل سے زیادتی کی حد بندی تو ہوتی ہے کہ ایک مٹھی سے زائد نہ ہو مگر اس سے کم نہ ہونے پر اس عمل سے کوئی روشنی نہیں پڑتی۔

یہ بات اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں تک بھی روایتوں میں ذکر آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام کی داڑھیاں بمقدار قبضہ یا اس سے زائد کا ذکر ہے مگر اس بات کی کوئی سند نہیں ہے کہ یہ مقدار بطور عادت تھی یا اس مقدار کا ہونا لازم تھا۔ دَورِ رسالت اور دورِ صحابہ میں یہ مسئلہ چونکہ کوئی مسئلہ نہ تھا اور سبھی لوگ داڑھیاں رکھتے تھے۔ اس لئے اس وقت اس کے متعلق زیادہ تفصیلات نہیں ملتیں۔ بعد کے دَور میں اس کے متعلق خاصی تفصیلات ملتی ہیں۔

یہ دو باتیں الگ الگ ہیں۔ اول یہ کہ داڑھی رکھی جائے دوم یہ کہ کتنی رکھی جائے۔ پہلی کے متعلق احادیث میں تاکیدی احکام موجود ہیں۔ دوسری بات کے

متعلق کوئی نبوی ہدایت موجود نہیں ہے نہ کسی صحابی کا قول ثابت ہے۔ البتہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ اور بعض دوسرے صحابہ کا عمل ثابت ہے مگر جیسا کہ عرض کیا گیا اس سے زیادتی کی نفی ہوتی ہے۔ کمی کی نہیں۔ اب اگر ایک شخص خشخشی داڑھی رکھتا ہے تو آیا وہ داڑھی رکھنے کے نبوی حکم کی تعمیل کر رہا ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ داڑھی رکھنے کا حکم تو اس نے مانا ہے۔ البتہ مقدار کے سلسلہ میں وہ آپؐ کا اور آپ کے صحابہ کرام کا پیرو کار نہیں ہے۔ اس کو ہم کوتاہی اور نقص تو کہہ سکتے ہیں مگر اس کو منڈانے کے برابر کہہ دینے کا کیا جواز ہے۔

فقہاء میں سے متعدد حضرات نے کہا ہے کہ داڑھی کا منڈانا اور اس کا چھوٹا کرانا جائز نہیں۔ مگر سب سے محتاط تعبیر شیخ ابن ہمام کی ہے۔ انھوں نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ " وَامّا الآخذ منها وَهِیَ مادون القبضة کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احدٌ " یعنی ایک مٹھی کی مقدار سے کم رکھنا جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور مخنث قسم کے لوگ کرتے ہیں تو اس کو کسی نے مباح نہیں کہا ہے۔

بہرحال یہ مسئلہ مزید بحث و تحقیق طلب ہے۔ جن علماء نے مٹھی بھر سے کم مقدار کو حرام کہا ہے یا اس کو منڈانے کے مساوی کہا ہے۔ ان کا قول محتاج دلیل ہے۔ تاہم اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جو لوگ خشخشی داڑھی رکھتے ہیں وہ ایک سنت نبوی اور شعار اسلامی کے مکمل اتباع سے محروم ہیں۔

اس موضوع پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں بعض ان میں سے روایات کے احاطے میں اور تاریخی شواہد کے فراہم کرنے فقہاء کی بحثیں اور اقوال جمع کرنے میں سب پر فائق ہیں۔ بعض کتابوں میں دوسری تہذیبوں سے تقابل کر کے اور جدید سائنسی تحقیقات کی مدد سے مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے۔ لیکن زیر تبصرہ رسالہ کی سب سے نمایاں اور ممتاز